الحمد لله

اِنَّ هٰذا لَهُوَ حَقُّ الیقین

مژدہ مومنین سعادت آئین کو کہ بفضل خالق آسمان و زمین

مثنوی محتوی مثوبات سعادت مسمّی **بنیاد اعتقاد**

از نتائج فکر نقاد و طبع وقاد جناب اجتہاد مآب تقدس نصاب

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول فخر المحققین مفخر

المومنین العالم العامل الحبر الکامل منبع الفضائل مجمع الفواضل مولانا

ومقتدانا اکمل الناس المفتی السید محمد عباس لازالت شموس افاداته طالعة

انوار افاضاته ساطعة واسطے تعلیم عقائد حقہ اطفال و نساء مومنین کے بہ تصحیح جناب

فضائل مآب الفاضل الالمعی الکامل اللوذعی زبدة المصنفین جناب مولوی

میرزا محمد حسین لازالت حیاض فضائله مترعة و ریاض کمالاته مبتسمة

باهتمام مرزا آغا علی صاحب مطبع محمدی مین قالب طبع مین آئی

سنہ ۱۲۸۲ ہجری

1866

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از سپاس و حمد خداوند کبریا — نعت و درود و سیّد و سردار انبیا
تعریف و مدح حیدر کرار کیجیے — وصف و ثنای عترت اطہار کیجیے

سبب نظم

لکھتا ہوں اس کے بعد کچھ اب دین کے اصول — یعنی طریق پیروی عترت رسول
ماہر زبان ہند سے واللہ میں نہیں — ہندی کے روزمرہ سے آگاہ میں نہیں
تازی و فارسی کی تو کچھ مشق بھی ہوئی — ہندی کی مجھکو فکر نہ ابتک کبھی ہوئی
شاعر کبھی تو ذکر خط و خال کرتے ہیں — گاہے ثنا بار زر و مال کرتے ہیں
ہے ذکر اس رسالہ میں اصل اصول کا — بنیاد اعتقاد ہے کہیئے تو ہے بجا
جو کچھ ہوا ہے نظم بقصد ثواب ہے — اطفال اور نسا کے لئے یہہ کتاب ہے

منظور علم و فضل کا اظہار کچھہ نہین — تعریف مجھکو خلق کیے درکار کچھہ نہین
معنو نکا ہے خیال کہ کذب و خطا نہو — الفاظ مین تناسب شعری ہو یا نہو
ہوتا نہین شمار میرے سیئات کا — شاید یہی وسیلہ ہوا ہی نجات کا
آیا ہے چند بیت مین کچھہ ذکر اہلبیت — ہو جائے گر قبول تو کافی ہی ایک بیت
لکہنا ہے میرا کام تیرا کام فہم ہے — کرتا ہون وہ کلام کہ جو عام فہم ہے
اس سے غرض نہین ہے کہ بیجا سکون نہو — نہ اس سے ہے مفاد کہ اظہار فنون نہو
تصنیف کم سنی مین کیا اس کتاب کو — یہہ ہدیہ ردیہ دیا شیخ و شاب کو
دیکھے بہت رسالہ حدیث و کلام کے — لکھے ہین چند حرف مناسب عوام کے
گر ترجمہ مین مجھہ سے ہوئی ہو خطا کہین — اصلاح کی امید ہے خوردہ کی جا نہین
ہے کونسا بشر کہ مبرا خطا سے ہے — عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہے

توحید

پہلے خدا کو جان کہ کیا اوسکی ذات ہے — ہستی پہ جسکے شاہدی کائنات ہے
خالق ہے لامکان ہے بدن سے بنا نہین — زندہ ہے اوسکی ذات کو ہرگز فنا نہین
قادر ہر ایک چیز پہ ہے جو چاہے جو کرے — پیدا ہزار ما ایسے جہان چاہے تو کرے
سنتا ہے دیکھتا ہے نہ بیر آنکھہ کان سے — کرتا ہے وہ کلام نہ لیکن زبان سے

دانا ہر ایک امر کا ہے بے خبر نہین	تنہا ہے لا شریک ہے آتا نظر نہین

عدل

راضی نہین وہ کفر و گناہ و فساد کا	کرتا ہے قصد خیر کا اور عدل و داد کا

مسئلہ عینیت صفات

ہے علم اوسکو قبل سے سب کائنات کا	زائد نہین ہے ذات پہ ہے عین ذات کا
صورت ہمارے دل مین جو آتی ہے چیز کی	آتی ہے اوسکے ہوتے ہی صورت تمیز کی
ہوتا نہین بغیر تصور کے علم سے	علم خدا مین اوسکی فقط ذات کافی ہے
جب تک نہ آئے صورت علمیہ ذہن مین	ہوتا نہین ہے علم کسی چیز کا ہمین
لیکن خدا کے علم مین یہ بات کچھ نہین	صورت نہین نہ ذہن بجز ذات کچھ نہین
صورت یہان پہ کشف جو اسرار کرتی ہے	خالق کی ذات پاک وہی کار کرتی ہے
قوت ہماری ذات پہ زائد ہے بیگمان	ہو جائین گر مریض تو قوت رہے کہان
ذات خدا سے قوت و قدرت نہین جدا	کرتا ہے اپنی ذات سے افعال سب خدا
کر دے قیاس اسطرح اے طبع نکتہ رس	عینیت صفات کے معنی یہی ہین بس

مسئلہ جبر و اختیار

بندون کو نیک و بد سے خبردار کر دیا	تفویض کی نہین ہے نہ بیکار کر دیا

بندون کو اختیار دیا ہے اسو ربر — کرتا نہین عذاب کسی بے قصور پر

گذرے ہین گرچہ علم الہی مین خیر و شر — ان کامون مین قضا و قدر کا نہین اثر

تاثیر گر قضا کرے ہر کار و بار مین — کاہکو پھر عذاب ہو دار القرار مین

قاتل سے حکم کاہکو ہو انتقام کا — کیا عیب ہو جہان مین فعل حرام کا

لیکن اسے خیر مین توفیق ہوتی ہے — لطف خدا نہوئے تو تعویق ہوتی ہے

تقدیر ایک وہ ہے کہ ٹلتی نہین کبھے — تدبیر اوسکے سامنے چلتی نہین کبھے

اور دوسرے کے حکم مین تغیر ہوتی ہے — جو کار نیک کیجئے تاثیر ہوتی ہے

رد ہوتی ہے دعا سے جو محکم نہو قضا — قسمت کا جو بدا ہے تو اوسمین نہین بدا

نبوت

پیدا کیا ہے ہمکو عبادت کے واسطے — بھیجا پیمبرون کو ہدایت کے واسطے

پیغمبرون پہ سہو و خطا کچھ روا نہین — کوئی گناہ عمر بھر اون سے ہوا نہین

قرآن مین جن پیمبرون کے نام ہین لئے — اون سب کا اعتقاد بہ تفصیل چاہئے

اور جنکا ذکر حق نے مفصل کیا نہین — اون سب کا نام جاننا لازم ہمکو نہین

توریت حق نے حضرت موسیٰ کو کی عطا — انجیل مریمی مسیح کو قرآن ہمین دیا

داؤد کی کتاب الہی زبور ہے — ان چارون کا یقین بھی ہمکو ضرور ہے

ذکر پیغمبر خدا

اب ذکر مصطفے کا کرون آب و تاب سے
بہتر جہان مین کوئی نہین اوس جناب سے

منسوخ اون سے ہو گیے سب دین سربسر
تا حشر اون کا دین رہیگا زمین پر

اعجاز سے جو جانب مہتاب رخ کیا
ایک اونگلی کے اشارہ سے دو ٹکڑے کردیا

معراج اوس مکان مین ہوئی آسمان پر
جبریل کا گذر بہی نہ تہا جس مکان پر

قرآن بہی معجزہ ہے جناب رسول کا
ہے اوسمین آب و رنگ رسالت کے پہول کا

لبریز ہے تمام خبرہای غیب سے
خالی ہے مثل ذات خدا عیب و ریب سے

ہے وہ فصاحت اوسمین کہ جو لاجواب ہے
لاریب یہہ کتاب خدا کی کتاب ہے

اجداد مصطفے کے موحد تھے سب کے سب
کرتے تھے اپنے طور پر وہ بندگی رب

والد علی کے نام ابو طالب اونکا تھا
مسلم تھے اور ناصر پیغمبر خدا

ذکر امامت

جب مصطفے نے دار فنا سے سفر کیا
حیدر کو اپنے بعد امیر بشر کیا

فرمایا چہوڑ کے جاتا ہون مین اہلبیت کو
جو اونکی راہ پر ہو وہ گمرہ کبہی نہو

مشہور ہے حدیث بہی خم غدیر کی
ظاہر خلافت اوس سے ہے حضرت امیر کی

اخبار بیشمار ہین لکہون مین تا کجا
حاصل یہہ ہے کہ کہتے تھے پیغمبر خدا

یہ ہے میرے بعد تمہیہ سراسر علی کا حکم	جس پر ہے میرا حکم ہے اوسپر علی کا حکم
ہارون کا جو کہ مرتبہ موسی کے بعد تہا	ہے وہی میرے بعد علی کا ہی مرتبا

ذکر امام اوّل

پہلے امام شیعون کے ہین مرتضی علی	جنکو پکارتے ہین مصیبت مین یا علی
وہ مصطفی کے بہائی ہین داماد اور وزیر	ہین علم و زہد و جود و سخاوت مین بے نظیر
جو کچھہ کہا خدا نے نبی نے بیان کیا	جو راز تہا نہان وہ علی نے عیان کیا
وہ ہے علی کہ جسکا سلونی کلام تہا	سینہ مین جسکے علم لدنی تمام تہا
نازل ہوا ہے شان مین حضرت کے ہل اتی	جبرئیل نے انہین کے کہا حق مین لافتی
تہے مصطفی کے لب پہ مناقب امیر کے	قرآن مین بہرے ہین سراسر امیر کے
کمہا ڑتے ہین آپ ہمیشہ ہزار سے	قایم کیا ہے دین نبی ذوالفقار سے
حیدر وہ ہے کہ دست خدا جسکا ہے علم	جس نے کہ دوش پاک نبی پر رکہا قدم
نفس نبی ہے دین کا شہنشاہ ہے وہی	غالی کا ہے گمان کہ اللہ ہے وہی
ہرچند یہہ گمان غلط کفر ہے غلو	لیکن ہمین علی کے فضائل مین گفتگو
بندے سمجھے وہ خدا کے اگرچہ خدا نہ تہے	حق اون کے ساتہہ تہا کہ وہ حق سے جدا نہ تہے
حیدر وہ ہے کہ کرتے تہے جب طاعت خدا	وحشت سے کانپتا تہا بدن سر تا بپا

مطلق خبر نہ رہی تھے اعضا جسم سے	نزدیک تھا کہ روح نکل جائے جسم سے
شق کرکے جسم پاک سے پیکان نکال لیے	حضرت کو کچھ خبر نہ ہوئی اپنے زخم کے
عبد الحمید معتزلی کا کلام ہے	کرتا ہے مدح شاہ کی اچھا کلام ہے
کہتا ہے کیا رقم کرون حیدر کی شان مین	آئے ہین کب علی کے فضائل بیان مین
اعدا کہا کیے ہین برا اون کو سالہا	کرتا تہا جو کہ مدح علی مارا جاتا تہا
سچی تو یہہ حدیثین نہ پڑتین تہین کان مین	جہوٹی حدیثین بنتی تھین غیرونکی شان مین
حضرت کا رتبہ دوست و دشمن چھپاتے تھے	وہ بغض و دشمنی سے تو یہہ خوف جان سے
اسپر بھی کیسا شہرۂ فضل و کمال ہے	شمع خدا کو گل کرے کسکی مجال ہے
روشن ہے ان کے نور سے کون و مکان ہنوز	پڑھتے ثنا ہے ان کے زمین و زمان ہنوز
دشمن تھے ان کے عایشہ بوبکر اور عمر	عثمان اور معاویہ ان سب پہ لعن کر
ملجم کا بیٹا محو تہا عشق قطام مین	حیدر کو اوس نے مارا ہے ماہ صیام مین
حضرت نے اوسکے ساتہہ بدی کی نہ کچھ کہین	لعنت ہے اوس پہ سب سے شقی تر تہا وہ لعین

ذکر عایشہ

دی تہی خبر رسول علیہ السلام نے	ازواج سے کہا تہا یہہ خیر الانام نے
تم مین سے ایک لڑنیکو حیدر سے جائیگی	آواز سگ مقام مین حواب کے آئیگی

جو اوسکا ساتہہ دیوین ہونگے وہ سب ہلاک ‖ پھر عایشہ سے کہنے لگے ہتیو خوفناک
باہر کھینچ بعد میرے گھر سے جاے تو ‖ ایسا ہو کہ لڑنے کو حیدر سے جاے تو
عثمان سے ہمیشہ تہی نالان عایشہ ‖ دیتی تہی اوس کے قتل کا فرمان عایشہ
جب قتل وہ ہوا تو طرفدار بن گئی ‖ لڑنے علی سے چہوڑکی اپنا وطن گئی
پیچھے ساتہہ اوس لعینہ کے ملعون کئی ہزار ‖ سب فوج گرد تہین وہ اونٹ پر سوار
جو آپکے کتے عو عو و فریاد کرتے تہے ‖ یہہ سگ نہ کچھہ سمجھتے تہے بیداد کرتے تہے
زخمی ہوا شتر تہے بہت سینہ چہن گئے ‖ پاؤن کٹے جو اوسکے لعین پاؤن بن گئے

ذکر طلحہ و زبیر

طلحہ زبیر دونو بڑے نابکار تھے ‖ دشمن علی کے عائشہ کے دوستدار تھے
پہلے تو آپکے دونو نے بیعت علی سے کی ‖ پھر عائشہ سے ملکے عداوت علی سے کی
ساتہہ اوسکے آئے لڑنیکو حیدر سے وہ شقی ‖ سنّی یہہ جانتے ہین کہ تھے دونو جنتی

ذکر ابوبکر و عمر

جب مبتلا ہوئے مرض الموت مین نبی ‖ ایک فوج جنگ روم کی جانب روانہ کی
سرداری کا اسامہ کو نام نشان دیا ‖ بوبکر اور عمر کو بہی ساتہہ ہی روان کیا
جانا کہ شہر پاک رہے بغض و کینہ سے ‖ جو دشمن علی ہین وہ نکلین مدینہ سے

تا بعد انتقال رسالت مآب کے
رخنہ نہ ہوئے مرتبہ مین بوتراب کے

کہتے رہے رسول خدا جلد جائین سب
اور جو بچا سے لعن خدا و سپہ ور غضب

تا مرگ مصطفے کی زبان پر رہا تھے
کب سنتے تھے کلام پیمبر کا وہ شقی

جانا کہ اب نبی کا دم واپسین ہے
ہرگز نہ اس مرض سے بچین گے یقین ہے

جو شہر مین رہین تو خلافت ملے ہمین
روئے زمین کی ساری حکومت ملے ہمین

آخر رہے رسول کی لعنت قبول کے
دی بعد مرگ روح کو ایذا رسول کی

دیتے تھے غسل نعش مطہر کو مرتضے
کرتے تھے دفن و کفن پیمبر کو مرتضے

بوبکر اور عمر تھے کچھ اور ہی خیال مین
کب ہوتے تھے شریک مصیبت کے حال مین

چھپتا تھا ایک قوم کا دوڑا اور ہے لعین
تدبیر تھی یہی کہ خلافت ملے کہین

یہان اہلبیت مین غم و ماتم ہوا کیا
بوبکر کو عمر نے خلیفہ بنا دیا

توڑا کسی کی تیغ کو گالی کسی کو دے
روندا کسی کو پاؤن سے بیعت بزور لے

کہتا رہا اسامہ کہ تجھکو ہے مجھسے کام
ہے زیر حکم میرا کہان سے بنا امام

سنتا تھا کب کسی کی ابو بکر بے حیا
کیا ڈر کسی کے طعن سے مطلب تو ملگیا

چھینا علی کے حق کو بنا وہ لعین امام
جب تک جئے امام رہے غم مین صبح و شام

تا زندگی فاطمہ گھر مین رہے علی
بعد از بتول دن سے ہی بیعت عمر نے لی

پہلے تو کچھہ تہا پاس رسالت پناہ کا
پھر کون تہا کہ ہوتا مددگار شاہ کا

سب جانتے تھے مرتبہ حضرت امیر کا
چھپتا کبھی بھی نور ہے بدر منیر کا

کہتا تہا خود کہ ترک کرو مجھکو تم کہین
ہوتے علی کے تم ہے فضیلت مجھے نہین

لیکن لگا جو مرنے خلافت عمر کو دے
تا بعد مرگ کے بہی پہنچتی رہی بدی

جس روز جانشین نبی وہ لعین ہوا
شیطان کو خوشی ہوئی برباد دین ہوا

کچھہ خوف تہا نہ اوسکو جناب رسول کا
کرتا تہا کب لحاظ سے علی و بتول کا

جب حضرت رسول کا تہا وقت آخری
مانگی قلم دوات عمر نے نہ دی نہ دے

فرمایا تہا کہ لکھون گا مین ایسے امر کو
تا جسکے بعد تمکو ضلالت کبھی نہو

کہنے لگا لعین کہ شدت ہے درد کی
بیہودہ واہیات یہہ باتین ہین مرض کی

سمجھا علی کو کرتے رہے ہین سدا وصی
لکھہ دین گے صاف ہوئے خلیفہ میرا علی

القصہ بعض کہتے تھے لا دو قلم دوات
بعضون نے مان لی عمر بیحیا کی بات

اصحاب مصطفے مین عجب شور و غل ہوا
گویا کہ چوک خانۂ ختم رسل ہوا

حضرت نے حال دیکھا ہوئے کچھہ اوداس سے
غصہ سے تب کہا کہ اٹھو میرے پاس سے

دیکھو تو کفر و بے ادبی کے کلام کو
ناخوش کیا رسول علیہ السلام کو

مشہور ہے جہان مین خلق محمدی
فتہ ان مین جیسے کہ بزرگی خدا کی دی

لیکن عمر سے خلق نبی کا بہی تنگ تھا ۔ کتنا تھا یا تنبک تھا دل تھا کہ سنگ تھا

ابن ابی الحدید نے اسطرح سے لکھا ۔ ہوتا تھا جب خلیفہ خفا کاٹ کھاتا تھا

لکھتے مین سنیون کے محدث بڑے بڑے ۔ بیتاب کر رہا تھا خلیفہ کھڑے کھڑے

مانع اس امر سے ہوئے سردار انبیا ۔ لیکن نہ اون کے قول پہ اوس نے عمل کیا

تہی جاری اوس پلید کی عادت اسطرح ۔ کہتا تھا ہے دبر کی حفاظت اسطرح

سنت پر اپنی قائم و دائم تہا وہ خبیث ۔ لکہی ہے سنیون کی کتابون مین یہہ حدیث

جمع الجوامع ایک سیوطی کی ہے کتاب ۔ لکہی ہے اوسمین نقل یہہ اوس نے با آب و تاب

ایک شخص تھا نماز حق سے بے نیاز مین ۔ کوڑا اوسے عمر نے لگایا نماز مین

اوس نے کہا اشارہ سے بیٹہا اس مقام پر ۔ جب پڑھ چکا نماز تو بولا کہ اے عمر

کس وجہہ سے نماز مین ایذا یہہ مجھکو دی ۔ بولا کہ بعد عصر نماز اور کیون پڑہی

اوس شخص نے کہا کہ عبث تو خفا ہوا ۔ پڑھتے تھے یہہ نماز اسی وقت مصطفا

کوڑے سے مارنا بہی عمر کا شعار ہے ۔ منشا ہر ایک شر کا وہی نابکار ہے

مارا ہے تازیانہ شقی نے بتول کو ۔ ایذا سے جسکے ہوتی ہے ایذا رسول کو

دروازۂ علی پہ جو وہ شعلہ خو گیا ۔ آنے مین کچھ جو دیر ہوئی آگ ہو گیا

توڑا در مدینۂ علم نبی کا در ۔ سرگرم اس پہ تھا کہ جلایا علی کا گھر

ناری کو خوف آتش عقبے کا کچھ نہ تھا
آل نبی پہ گر نہ وہ کرتا یہہ ظلم و جور
جب تک رہا تو کہتا تہا مشکل جو پڑتی تہی
آثار موت اپنے جو آئے اوسے نظر
اونمین کیا شمار جناب امیر کو
عثمان کے شریک تھے اوسمین دو شقی
عثمان بنا خلیفہ تو منبر پہ چڑہ گیا
منبر پہ جا کی بیٹھا نبی کے مقام مین
کہنے لگا کہ دو نو خلیفہ جو پہلے تھے
قوال تھے وہ دو نو کہ باتین بناتے تھے
ہر چند کوئی خطبہ مہیا نہین ہے اب
خطبہ نہ پڑہ سکا یہی کہہ کر اوتر گیا
قوم بنی امیہ سے وہ نابکار تھا
جو جو کہ دوستدار رسالت پناہ تھے
جسنے کہ مصطفے کو نہایت ملال تھا
مروان ایک دشمن خیر الانام تھا

پاس و لحاظ فاطمہ زہرا کا کچھ نہ تھا
جرأت نہ اہلبیت پہ کرسکتا کوئی اور
ہوتا عمر ہلاک نہ ہوتے اگر علیؑ
ٹھہرائے مشورہ کو خلافت کے چہہ نفر
محروم پھر بھی رکھا نبی کے وزیر کو
ملکر کے اون لعینون نے بیعت اوسی سے کی
بوبکر اور عمر کے بہی رتبہ سے بڑہ گیا
ہونے لگی زبان کو لکنت کلام مین
خطبہ درست کرکے وہ لاتے تھے پہلے سے
میری طرح سے فعل نہ اون سے بن آتے تھے
بعد اسکے خطبہ اور دنومین سنو گئے سب
خفت اوٹہاکے اونکو بہی رسوا ہی کر گیا
ہر دشمن رسول کا وہ دوستدار تھا
ناخوش سے اوس کے خوار و ذلیل و تباہ تھے
دیتا یہہ اون کو عزت و تعظیم و مال تھا
باپ اوسکا تہا لعین حکم جسکا نام تھا

پیغمبر خدا کا چڑاتا تھا موہنہ شقی
چلنے مین نقل کرتا تھا حضرت کے چال کی

کی بد دعا ہوئے جو خفا سرور زمن
موہنہ کج رہا لعین کا پھر کتا رہا بدن

دولت سرا مین جاتے تھے جب سید الانام
خلوت مین جو کہ ہوتے تھے ازواج سے کلام

حجرہ کے پاس جاکے وہ سنتا تھا کان دہر
دیتا تھا دشمنونکو پھر اون باتون کی خبر

ہرگز وہ باز آتا نہ تھا بغض و کینہ سے
حضرت نے آخر اوسکو نکالا مدینہ سے

عثمان نے حکم کو بڑا مرتبہ دیا
مروان کو مقام وزارت عطا کیا

اصحاب مصطفے مین ابوذر کا مرتبا
ایسا تھا جیسے بحر مین گوہر کا مرتبا

بوذر وہ تھا کہ جسکو غم مال و زر نہ تھا
ڈر تھا خدا کا اوسکو امیرونکا ڈر نہ تھا

تھا عمر بھر وہ فاقے مین اور کہنہ دلق مین
سچا نہ تھا زیادہ کوئی اوس سے خلق مین

عثمان کے زمانے مین ہوتا تھا ظلم و جور
حاکم بنی امیہ سے تھے اون کا تہا دور

بوذر نے جبکہ دیکھا کہ جاتا ہے دین حق
اوس خاصۂ خدا کو ہوا رنج اور قلق

دیتا تھا اوسکو طعنہ پنہان زبان سے
کرتا تھا یون جہاد زبان کی سنان سے وہ

عثمان نے بلایا اوسے ملک شام سے
وہ سامنے بھی باز نہ آیا کلام سے

کرنے لگا بیان حدیثین سنی تہین جو
کہنے لگا خلیفہ کہ تو ہے دروغ گو

حیدر نے یہہ سخن جو سنا اوس جہول سے
کہنے لگے سنا ہے یہہ مینے رسول سے

فرمایا ثعلبہ نے یہہ بوذر کی شان مین — صادق تر اس سے کوئی نہین ہے جہان مین

آخر کلام شاہ سے برہم ہوا شقی — کہنے لگا کہ خاک ترے موںہہ مین یا علی

حضرت نے بہی جواب مین اوسکے یہی کہا — تاثیر کر گئی شہ مردان کی بد دعا

جس روز اوس لعین کو صحابہ نے مارا ہے — اوس دن سے سینو لگا جگر پارہ پارہ ہے

بوبکر کا جو بیٹا محمدؐ تہا نیک خو — چہاتی پہ چڑہ کے اوسنے ہلایا تہا ڈاڑہی

گہور بیہ تین روز خلیفہ سڑا کیا — کتّے نے ایک پاؤن بہی اوسکا جدا کیا

جب دفن کر گاڑنے کی غلاموں نے اوسکی — دیکہا تو اوسکے موںہہ مین وہ ناپاک خاک تہی

القصہ کی خلیفہ نے بوذر سے دشمنی — بوذر محب تہا اوسکو تہی حیدر سے دشمنی

سنتا تہا کب علیؑ ولی کے کلام کو — قدغن کیا اوس لعین نے صحابہ تمام کو

لینے کوئی نہ ہووے ابوذر سے ہم کلام — پاس اوس کے بہی نہ بیٹہی پائے کوئی مدام

آخر کیا سلوک یہہ اوس پیر مرد سے — غربت مین اوسکو مارا کس اندوہ و درد سے

جسکا بجز کوئی اوسکا خدا کے سوا نہ تہا — ہتی ایک یتیم بیٹی کہ کرتی تہی وہ بکا

جو جو کہ بدعتین ہوئین اوس نابکار سے — باہر ہین حد حصر حساب و شمار سے

قرآن بہت سے آگ مین رکہکر جلا دئے — پانی مین جوش کر کے بہت سے بہا دئے

ذکر معاویہ

نطفہ حرام کا جو وہ حاکم تہا شام کا — جسکا سگا یزید سے قاتل امام کا

مارا اوسی نے اصل مین عثمان کے تئین — تہمت علی کو قتل کی کرتا تھا پر لعین

لڑتا رہا امیر علیہ السلام سے — جانی کہ جنگ جنگ ہے خیرالانام سے

منبر پہ لعن ہوتی ہتی حیدر کو بر ملا — اس فعل کا رواج دیا اس نے سالہا

جعدہ کو لالچ اوس نے زر و مال کا دیا — تب اوس نے جام زہر حسن کو پلادیا

اوس نے حسن کو زہر کے پانی سے مارا ہے — بیٹے نے شہ کو تشنہ دہانی سے مارا ہے

اکروز مصطفے نے بلایا اوسے کہین — کچھ زہر مار کرنیکو بیٹھا رہا لعین

فرمایا شاہ دین نے کہ ہو کہ اسکی کم نہو — کہانے سے سیر اسکا الہی شکم نہو

آخر یہہ بد دعا نے نبی کے کیا اثر — کہاتا تہا سیرون سیر نہوتا تہا وہ مگر

ذکر جناب فاطمہ ع

زوجہ علی کی فاطمہ بنت رسول ہین — گیارہ امام جسکے گلستان کے پہول ہین

معصومہ ہے گناہ نہین اوسکی شان سے — افضل ہے وہ تمام زنان جہان سے

کرتی رہین خدا کی عبادت وہ عمر بھر — فاقے مین رنج و غم مین مصیبت مین کی بسر

جب دم گئین رسول کی تسلیم کے لئے — پیغمبر اوٹھہ کھڑے ہوئے تعظیم کے لئے

عادت یہی ہمیشہ رسول خدا کی تھی — اللہ کس قدر عظمت سیدہ کی تھی

حضرت کو اوس جناب سے الفت کمال تھی — چلنے کے وقت صاف پیمبر کی چال تھی

منقول ہے نبی سے کتابون مین یہہ | کہتے تہی اوسکی شان مین یون کہ یہہ البتہ
بیٹی ہے میری فاطمہ لخت جگر میری | ایذا کسی نے اوسکو اگر دی مجہی کو دی
بوبکر جب خلیفہ ہوا بعد مصطفےٰ | چہینا فدک کو فاطمہ زہرا پہ کی جفا
کہنے لگا کہ صدقہ ہے یہہ حق تیرا نہین | آل نبی کو ترکہ بنانا روا نہین
بستان اہلبیت کو تاراج کر دیا | آل نبی کو قوت کا محتاج کر دیا
جب تک جہان مین بنت رسول خدا رہے | غمگین رہے ملول رہے اور خفا رہے
تا زندگی خلیفہ سے ہرگز نہ بات کی | پہر کہہ گئین خبر بہی نہ کرنا وفات کی
شیر خدا نے حسب وصیت عمل کیا | حاضر نہ ہونے پائے جنازے پہ اشقیا
آزردہ جس سے ہو گئین دختر نبی | ایسے شقی سے راضی نہوگا خدا کبہی
جہوٹا کرے بتول کے دعویکو بولعین | صدیق ہم کہین اوسے ہرگز روا نہین

ذکر امام دوم و سوم

اور دوسرے امام حسن ہین یقین کر | بیٹے علی و فاطمہ کی سب کی راہ بر
اور تیسرے امام ہمارے حسین ہین | جنکے کہ غم سے خلق مین یہہ شور و شین ہین
یہہ دونو بہائی خاصہ پروردگار ہین | دونو یہہ گلشن نبوی کی بہار ہین
یہہ دونو لاڈلے ہین رسول کریم کے | یہہ دونو گوشوارہ ہین عرش عظیم کے
بوسہ لیا کئے ہین نبی انکی صبح و شام | اشتر بنے ہین انکے لیئے سید انام

ریحان ہین یہہ دو نو گلستان خلد کے
سردار ہین یہہ دو نو جوانان خلد کے

یہہ دو نو تھے شبیہ نبی سر سے تا قدم
لیکن کیا ہے اہل سخن نے یون رقم

تھے سر سے تا بسینہ حسن مثل مصطفا
شبیر ہی شبیہ تھے از سینہ تا بہ پا

ان دونون شاہزادون پہ جو جو ستم ہوئے
ایسے کسی پہ ظلم زمانے مین کم ہوئے

جسم حسن مین زہر کا ایسا اثر ہوا
چہرہ تو سبز ہو گیا ٹکڑے جگر ہوا

پہلے کلیجہ سم سے ترا شا امام کا
تیرون کا تودہ پہر کیا لاشا امام کا

حال حسین تشنہ دہن گر رقم کرون
لازم ہے لاکہہ جلد کا دفتر رقم کرون

گل کر دیا نبی کا چراغ مزار حیف
لوٹا چمن علے ولی کا ہزار حیف

جب ذبح گوسفند کو قصاب کرتے ہین
معمول ہے کہ پانی سے سیراب کرتے ہین

قطرہ دیا نہ شاہ کو کتنا طلب کیا
پیاسا ہی مارا شمر نے کیا غضب کیا

گردن جو بوسہ گاہ رسالت پناہ تھی
نیچے عدو کی تیغ کے وہ بوسہ گاہ تھی

جسمین اون جاتے تھے نہ ملک جن مقام مین
آئے شریر آگ لگی اوس خیام مین

تہا دوسرا عمر ہی نہ پہلے عمر سے کم
یہہ قاتل امام تھا وہ بانی ستم

اوسنے تو قصد گہر کے جلانیکا تہا کیا
اس نے نبی کی آل کا خیمہ جلا دیا

وہ سر کہ جس سے تاج امامت کا تہا شرف
نیزے پہ کربلا سے گیا شام کیطرف

نیچے شقی نے تخت کے رکہوا دیا اوسے
دروازہ خراب پہ لٹکا دیا اوسے

ذکر امام چہارم

چوتھے امام حضرت زین العباد تھے — جو کربلا مین قیدی اہل عناد تھے

مشغول تھے عبادت حق مین صباح و شام — ذکر خدا سے کام تھا دنیا سے تھا نہ کام

گھر مین لگی تھی آگ وہ خود تھے نماز مین — مطلق نہ فرق آیا تھا سوز و گداز مین

یوسف گرے جو چاہ مین یعقوب روتے تھے — ہر چند وہ نبی تھے مگر خوب روتے تھے

باقر گرے کنوئے مین سے تھے عابد نماز مین — اصلا نہ فرق آیا تھا راز و نیاز مین

لڑکے کی والدہ نے بہت آہ و زاری کی — الفت نے اوس کے جوش کیا بیقراری کی

حضرت کے حق مین بے ادبی بھی کچھ کہا — پر وہ امام حق کی عبادت ہی مین رہا

فرض خدا کو جب کہ بخوبی ادا کیا — لڑکے کو معجزے سے کوئین سے رہا کیا

پھیلائے جا کے ہاتھ کنوین کے کنارہ پر — فرزند کا نکلنا تھا موقوف اشارہ پر

فرمایا اوسکی ماں سے کہ اے سست اعتقاد — لے اپنا نور چشم کہ دل تیرا ہووے شاد

ذکر امام پنجم

اور پانچوین محمد باقر کو جان امام — جنکے کہ علم و فضل سے ہے دین کا انتظام

عبد الملک کا بیٹا تھا حاکم ہشام نام — سینہ مین اوس لعین کے تھا کینہ امام

کرتا رہے تھے بحث امام انام سے — کھایا کیا ہے زک وہ کلام امام سے

گھوڑے کو زین زہر سے کسکر ہشام نے — بھجوایا اوس امام دو عالم کے سامنے

ہر چند جانتے تھے امامت کی راہ سے — لیکن نہین ہے چارہ قضای الٰہ سے

پہنا کفن سوار ہوئے گھوڑے پہ امام — پہنچا بدن مین آہ اثر زہر کا تمام
سجاد کو شہید کیا ہے ولید نے — اور بعضون نے کہا ہے کہ خود اوس پلید نے
اون دونو بھائیون کا مروان دادا ہے — سبکا کہ کفر و بغض بیان سے زیادہ ہے

ذکر امام ششم

پھر اون کے بعد جعفر صادق امام تھا — جس سے کہ فیضیاب ہی خاص و عام ہین
لاکھون ہوئے ہین اون کی ہدایت کا بیان سے — تصنیف اونکے فنون مین ہوئین چارسو کتاب
اوسوقت مین بہت تھے محبان حیدری — مشہور اس سبب سے ہوا دین جعفری
آتا تھا بو حنیفہ بہی حضرت کے سامنے — الزام اوسکو خوب دیئے ہین امام نے
منصور اوس زمانے مین ایک بادشاہ تھا — بدخواہ اہلبیت رسالت پناہ تھا
قتل امام پر جو ہوا مستعد شریر — بھیجے ہزار شخص کیا ایک کو امیر
اوس مرد سے کہا کہ تو جعفر کو قتل کر — لا جلد میرے پاس سر اوسکا معہ سپر
القصہ یہہ لعین اودہر سے روان ہوئے — آگاہ اسطرف بہی امام زمان ہوئے
بند ہو لیئے در پہ شاہ نے دو مادہ اونٹ کے — خود اور اہلبیت دعا مانگنے لگے
آکر کے اوس امیر نے ناقون کے سر لیئے — حاکم کے پاس جا کے وہ سر دونو دہر دیئے
غصہ سے دیکھ کر کے لگا کہنے وہ لعین — یہہ تو سر اونٹ کے ہین سر آدمی نہین
کی عرض اوس نے کیا کہون مین جو گیا وہان — آنکھون مین میرے آیا اندہیرا سا ناگہان

آئے یہہ دونو ناقہ مجھے اسطرح نظر	جیسے کہ ایک جعفر اور ایک اوسکے پسر
اپنے گمان مین دونو کو مین مار آیا ہون	معلوم اب ہوا اسے حیوان لایا ہون
منصور اس کلام کو سن سنکے ڈر گیا	کہنے لگا کسی سے نہ کہیو یہہ ماجرا
کرتا رہا یہہ قصد بتکرار وہ لعین	دیکھا کیا ہے معجزے ہر بار وہ لعین
لیکن نہ اوسکو خوف تہا خالق سے کچہہ مگر	آخر اوسی نے مار لیے حضرت کو زہر سے

ذکر امام ہفتم

اب ساتوین امام کا لے نام با ادب	موسی تو اون کا نام ہے کاظم ہوا لقب
صالح بہی اونکو کہتے تہے صابر بہی کہتے تہے	ظلمون کو سہتے تہے وہ عبادت مین رہتے تھے
ہارون کی قید مین جو وہ عالیجناب تھا	ذکر خدا تہا کچہہ نہ اونہین اضطراب تھا
چڑہتا تہا فضل جب کہین پشت بام پر	پڑ جاتے تہے نگاہ تب دیکھے امام پر
پوچھا کسی نے ایکدن اوس سے کہ اے عزیز	بتلاؤ کہائے دیتی ہے اس گہر مین کون چیز
روزن سے دیکہہ کرکے یہہ اوس شخص نے کہا	ہے جامۂ سفید زمین پر پڑا ہوا
کہنے لگا کہ غور سے تو کر ذرا نظر	اوس نے کہا کہ کوئی ہے سجدہ مین خاک پر
بولا کہ کون شخص ہے تو جانتا نہین	آقا ہے تیرا حیف کہ پہچانتا نہین
پہر جو دیکھا یہہ موسیٰ کاظم ہے خاک پر	کرتے ہین سجدہ صبح سے تا وقت دوپہر

ہوتا ہے جب زوال کا وقت آفتاب کا — کرتا ہے اطلاع غلام اوس جناب کا

تا شام ذکر ایزد دادار کرتے ہین — بعد از نماز شب کو کچھ افطار کرتے ہین

ہر کارہ اوس لعین کے سعین جو تھے وہان — کرتا ہے ایک ومنین کا اسطرح سے بیان

حضرت جو اون نو منین مناجات کرتے تھے — اکثر سنا ہے مینے کہ یہہ بات کرتے تھے

یارب مین تجھسے کرتا تھا یہہ آرزو مدام — ملجائے مجھکو تیری عبادت کا ایک مقام

جسجا کہ دل کو کوئی تردد کی جا نہو — جسجا کہ کوئی تیرے سوا اے خدا نہو

صد شکر ہے کہ ایسی جگہہ تونے دی مجھے — جو میری آرزو تھی الہی ملی مجھے

زندان مین سے تھے اسطرح سالہا — ہارون کو قصد قتل کا اون کے بہت رہا

اعجاز دیکھکر کے کبھی ڈرتا تہا لعین — بدنامی کا خیال سبھی کرتا تہا لعین

آخر اسی نے زہر دیاہے امام کو — پر اسطرح کہ ہوئے نہ ظاہر عوام کو

بہیجا جسکیم درد مین خود مبتلا کیا — جب ہوگئے شہید تو ماتم بپا کیا

ظاہر مین دفن کفن بہی ہارون نے کیا — پر کرتے ہین یگے دفن اماموںکو اوصیا

ہر چند تھے مدینہ مین فرزند آپکے — دم بہر مین آئے معجزے سے پاس آپ کے

پوشیدہ آئے خوف سے اور ستر گئے — والد کو دفن کرکے مدینہ کو پہر گئے

ذکر امام ہشتم

ہین آٹھوین علی رضا دین کے بادشاہ ناموں نے شہید کیا اونکو بیگناہ

حاکم ہر ایک طریق کے آتے تھے اونکے پاس حضرت سے بحث کرنے ہین جو تھے بدخواس

جنکو بڑا گھمنڈ تھا الزام کھاتے تھے کافر جو زکا اوٹھاتے تھے ایمان لاتے تھے

ایکدن ہر ایک دین کو حضرت نے رد کیا ناموں نے اون سے بیٹی کو تب نامزد کیا

جو وہ لعین مان گیا اوس امام کو کرنے لگا سپرد خلافت کے کام کو

جانا امام نے کہ کریگا دغا لعین یہہ بات تھی فریب کی کچھ یا بجا نہین

یوسف نبی کے بیٹے تھے اور خود نبی بھی تھے کی تھی اونہون نے فکر مگر ملک و مال کی

حضرت کے مرتبہ پہ ذرا کیجیے نظر مانا نہ سلطنت کو کہا اوس نے کس قدر

جب حضرت رضا نے نیابت نہ کی قبول کرنے لگا یہہ عرض کہ ای نایب رسول

اپنا ولی عہد کیا مینے آپ کو ہر شے کا اختیار دیا مینے آپکو

اسمین بھی خود امام رضا کی رضا نہ تھی لیکن اگر نہ مانتے بچنے کی جا نہ تھی

آخر ولی عہد ہوئے حضرت امام کرنے لگے امور شریعت کا انتظام

سکہ بنام نامی حضرت کیا گیا اسم شریف شقون مین ہر جا لکھا گیا

منظور تھا لعین کو کہ ہو دین مین فساد کم ہوئے اہل دین کا حضرت سے اعتقاد

جانین امام کو کہ انہین حب جاہ ہے خواہش ہے ملک و مال کی دولت کی چاہ ہے

دو رفعت سے رتبہ اور بڑہا اوس جناب کا
رفعت سے نور پھیلتا ہے آفتاب کا

جس امر کو کہ خوب وہ سمجھا تھا بد ہوا
حضرت سے تب لعین کو بغض و حسد ہوا

بلوایا ایک روز امام انام کو
انگور زہر بھر کے کھلایا امام کو

جانے لگے تو کہنے لگا جاتے ہو کہان
فرمایا جس مکان میں تو نے کیا روان

دروازہ گھر کا بند کیا بیٹھے شاہ دین
آپہنچے معجزہ سے امام نہم وہین

حضرت نے نور چشم کو آغوش مین لیا
تہا جو کہ راز علم امامت بتا دیا

جب وہ امام دار جہان سے روان ہوا
آب و حنوط با کفن اوسجا عیان ہوا

بیٹے نے بعد غسل و کفن کے پڑہی نماز
کی روح انبیا و ملائک نے بہی نماز

چہت پہٹ گئی جنازہ سوے آسمان گیا
معلوم کچہہ ہوا نہ کسیکو کہان گیا

اوترا تو شاہزادہ نے لاشا اوٹہا لیا
جس جا پہ روح نکلی تہی اوسجا لٹا دیا

اسطرح سے لٹا دیا جیسے کہ تہے وہین
گویا نماز و غسل و کفن کچہہ ہوا نہین

ناسون آیا اتنے مین گریان و نعرہ زن
ولوایا اوس نے نعش کو بہر غسل اور کفن

بالجملہ جب جنازہ کو لیکر روان ہوے
مدفن پہ معجزات بہت سے عیان ہوے

منظور باپ قبر مین یون تہا لعین کو
ہارون کی قبر آگے ہو حضرت کی پیچہے ہو

وہ قبلۂ جہان تہا غلط سمجہا یہہ شقی
ماری کدال خاک وہان کی نہ کہد سکی

ہارون سے آگے بڑھ کے جو ہین کہودنے لگے
دیکھا کہ ایک ضریح ہے تیار پہلے سے
مدفون کیا وہان پہ امام زمان کو
گویا ملایا خاک مین ایک آسمان کو

ذکر امام نہم

اب لیجیے جناب محمد تقی کا نام
فرزند ہین رضا کی وہی ہین نوین امام
تھے نوگل دمیدۂ بستان مصطفےٰ
تھے سرو نونہال خیابان مصطفےٰ
چہوٹے سے سن مین تاج امامت ملا اونہین
طفلی مین کی تہی حق نے یہہ دولت عطا اونہین
شیعون کو پہلے شبہ ہوا تہا یہین سبب
پہر معجزے ونکو دیکہہ کے ایمان لائے سب
مامون ایک روز گیا تھا پے شکار
ہمراہ اوس لعین کے تہی فوج بیشمار
لڑکے کہڑے تھے راہ مین اور حضرت تقی
گذرا اوسیطرف سے بڑی دہوم سے شقی
اطفال بہاگ گئے اضطرار سے
حضرت وہین کہڑے رہے عز و وقار سے
حیرت ہوئی لعین کو گہوڑیکو روک کر
کرنے لگا نگاہ تعجب امام پر
پوچہا کہ سب تو بہاگ گئے اسمقام سے
تمکو نہ خوف آیا میرے احتشام سے
فرمایا مجہسے تنگ تیرا راستہ نہ تھا
تیرا کوئی گناہ بہی مینے کیا نہ تھا
بیجہ مجہے ستائیگا تجہسے گمان نہین
ڈرینگا بہاگنے کا سبب کچہہ عیان نہین
حیرت ہوئی کمال اوسے استقلال سے
اور محو تھا نظارۂ حسن و جمال سے

کہنے لگا کہ نام تو اپنا بتائیے — ہمکو نسب تمام تو اپنا بتائیے

کہیئے تو آپ کس کے بہلا نور دیدہ ہین — کس کے چمن کے آپ گل نو دمیدہ ہین

فرمایا غنچہ چمن مرتضے ہون مین — نوبادۂ ریاض علی رضا ہون مین

سنکر کے اس کلام کو سن ہوگیا لعین — تہا جو تعجب اوسکو وہ جاتا رہا وہین

یاد آئے جو کہ ظلم کیئے تھے امام پر — بہیجا درود امام علیہ السلام پر

آگے بڑہا لعین جو گہوڑیکو چہیڑکر — میدان مین ایک تیتر اوسے آگیا نظر

تیتر پہ چہوڑا باز کو اوس بادشاہ نے — باز ایسا اوڑ گیا کہ نہ پایا نگاہ نے

تب آسمان سے اوترا وہ شاہباز — چہوٹی سی مچہلی چونچ مین لایا وہ شاہباز

حیران ہوا لعین کہ یہ مچہلی کہان کی ہے — ماہی تہ زمین تو ہے یہ آسمان کی ہے

القصہ جب خلیفہ پہرا اوس مقام سے — پہنچا جہا کہ باتین ہوئی تہین امام سے

اکثے ہی لڑکے بہاگ گئے اوس مکان سے — حضرت رہے وہین پہ کہڑے عز و شان سے

مچہلی کو اوس لعین نے مٹھی مین لیلیا — کہنے لگا کہ کیا ہے میرے ہات مین بہلا

جب کر چکا سوال وہ از راہ امتحان — حضرت نے تب جواب مین اوس سے کیا بیان

دریا کئے ہین خلق خدا نے جہان مین — اور بدلیون کو دی ہے بلندی مکان مین

اُڑتی ہین پانی پینے کو دریا پہ بدلیان — جاتی ہین بدلیون مین کسیوقت مچہلیان

جب چہوڑتے ہین باز کو صحرا مین بادشاہ — آتی ہے اوسکی چرخ مین مچہلی بہی گاہ گاہ

ماہی کو اپنے ہاتہہ مین رکہتے ہین بادشاہ — کرتے ہین ازمایش خاصان کبریا

ماہی کی جب کماہی بیان کی امام نے — اوسکے بہی حق کی بات عیان کی امام نے

بولا خلیفہ سچ ہے کہ نور خدا ہو تم — حق ہے کہ نور عین امام رضا ہو تم

شادی کی اپنی بیٹی کی ساتہہ اوس جناب کے — جانا کہ ذرہ پر ہو نظر آفتاب کی

عالم بہت خلیفہ نے اکدن کیئے تہے جمع — رونق فزاے بزم تہے حضرت بہی مثل شمع

آیا تہا ایک مسئلہ کا تذکرہ وہان — سب نے کیا بطور خود اوس امر کا بیان

حضرت سے جب سوال کیا اوس لعین نے — اعراض کی جواب سے سردار دین نے

انہونے امام سے اصرار جب کیا — حضرت نے حل وہ مسئلہ ناچار تب کیا

اون سب نے جو کہا تہا ہوا اوسکو ناپسند — حضرت نے جو بیان کیا وہ ہوا پسند

پوشیدہ ایک لعین نے کہا بادشاہ سے — مقبول ہوئے یہہ سخن اس خیر خواہ سے

انکو بہت سے لوگ سمجہتے ہین پیشوا — سردار کو متابعت ان کی نہین روا

فتوا الٹا اوسنے سب علما سے جدا دیا — اور آپ نے اسی کیے پر عمل کیا

مشہور ہو گئی یہہ حکایت جہان مین — لوگون کا اعتقاد بڑہا اون کی شان مین

یہہ سنکے رنگ سرخ ہوا اوس لعین کا — سینہ مین اوسکے شعلہ اوٹہا بغض و کین کا

ٹھہرائی ایک دوست سے دعوت امام کی	دعوت مین کی لعین نے عداوت امام کی
مارا شقی نے وارث خیرالانام کو	کھلوایا زہر ڈال کے کھانا امام کو

ذکر امام دہم

لیتا ہون اب امام علی نقی کا نام	ہین دسوین وہ امام درود ان پر او سلام
فرزند ہین امام محمد تقی کی وہ	والد ہین حضرت حسن عسکری کے وہ
والد کی طرح چھوٹے سے سن مین ہوئے امام	لکھا ہے سات سال بھی گذرے تھے نہ تمام
مروی ہے ایکدن متوکل سوار تھا	ساتھ اوسکے لشکر و حشم بیشمار تھا
گھوڑے پہ وہ لعین تھا پیدل تھے وہ جناب	اشراف اور سب ہی پیادہ تھے بیحجاب
گرمی تھی لو بھی چلتی تھی اور دور راہ تھی	حضرت عرق مین غرق تھے حالت تباہ تھی
ایک شخص نے کہا کہ مجھے ناگوار ہے	ہین آپ تو پیادہ یہہ ملعون سوار ہے
فرمایا ای عزیز کچھہ اسکا الم نہین	پیش خدا مین ناقہ صالح سے کم نہین
سنکر یہہ بات ایک خردمند نے کہا	مرنے مین اس خلیفہ کے اب کچھہ نہین رہا
کفار نے جو ناقہ صالح کو پے کیا	پہنچا تھا تین دن مین اونہین قہر کبریا
معصوم کے کلام مین ہرگز خطا نہین	بس تین روز یہہ بھی جئے گا سوا نہین
آخر یہی ہوا کہ گذرے تھے تین دن	مارا گیا لعین ہوئے خلق مطمئن

حضرت سے جب کہ راوی نے یہہ ماجرا لکھا
فرمایا مینے کیجیے اوسی روز بد دعا

ملعون نے بنایا تھا ایک برکۂ سباع
اوسجا یہ سب درندوں کا رہتا تھا اجتماع

ہوتا تھا جب کسی پہ وہ مردود خشمناک
اوسکو وہین پہ بہیجتا تھا تا کہ ہو ہلاک

حضرت سے بھی اسیطرح ایکدن خفا ہوا
بہیجا وہین امام کو پر سُنئے کیا ہوا

اُنکو سوا نماز کے کار دگر نہ تھا
ڈر تہا خدا کا اونکو درندوں کا ڈر نہ تھا

تھے جتنے شیر بہیڑیے چیتے و تیندوے
آ آکے گرد امام کے سب مجتمع ہوے

زاری و عاجزی سے دمونکو ہلاتے تھے
پاؤں پہ اوس جناب کے موںہہ ملتے جاتے تھے

دیکھا جو ہین لعین نے بلایا شتاب سے
تا اعتقاد لائین نہ لوگ اوس جناب سے

سمجھا نہ وہ کہ چھپتا ہے یہہ ماجرا کہین
خود مرگیا حدیث کو دیکھو فنا نہین

اوس نے تو جب چھپایا تہا اہل جہان سے
تم آج سُن رہے ہو ہماری زبان سے

معتمد کو جبکہ مرتبۂ سلطنت ملا
مسموم اوس نے سید مظلوم کو کیا

جسوقت وقت فوت امام زمانہ تھا
کوئی امام یازدہم کے سوا نہ تھا

غسل و کفن دیا اونہین باجان دردناک
والد کے رنج و غم مین گریبان کیا تہا چاک

ذکر امام یازدہم

ہین گیارہوین امام وہ جنکا حسن ہے نام
ہادی و عسکری و ذکی ہین لقب تمام

تھا معتمد خلیفۂ عباسی لعین ‌ ‌ ‌ رکھتا تھا اہلبیت سے بغض و عناد و کین
مارا جب اوس نے حضرت ہادی کو زہر سے ‌ ‌ ‌ برپا ہوا تھا شور و فغان اہل شہر سے
ظالم نے اس گناہ پہ بھی اکتفا نہ کی ‌ ‌ ‌ کرنے لگا تلاش امام زمانہ کی
سنتا رہا تھا مرتبہ صاحب زمان کا ‌ ‌ ‌ تھا خوف اوسکو اپنے زر و ملک و جان کا
تھین حریم خاص مین حضرت کی بیبیان ‌ ‌ ‌ اسواسطے کہ جسکو شکم ہو کرین بیان
تھی ایک کنیز اوس پہ ہوا شبہہ حمل کا ‌ ‌ ‌ ملعون نے ایک شخص کو اوسپر تعین کیا
تا حال سے ضعیفہ کے وہ باخبر رہے ‌ ‌ ‌ لڑکا جو کوئی ہوئے تو ملعون سے کہے
یہہ فکر تھی کہ پیدا ہوں صاحب الزمان ‌ ‌ ‌ تا اوسکے ملک و مال پہ پہونچے کچھہ زیان
وہ ہو چکی تھے خلق پدر کی حیات مین ‌ ‌ ‌ بندیکو کچھہ بھی دخل ہے خالق کی بات مین
حاضر ہوئے تھے نعش پہ والد کے وہ جناب ‌ ‌ ‌ جب پڑہ چکے نماز تو غائب ہوئے شتاب
پوشیدہ دشمنون کی نظر سے رہے مدام ‌ ‌ ‌ تا اینکہ جا بہ اون کے بنا اور ایک امام
ظاہر کسی پہ حمل تک اون کا ہوا نہین ‌ ‌ ‌ خود مان نے بھی نجانا کہ حاملہ ہے یا نہین

ذکر امام دوازدہم

اب بارہوین امام کا ہوتا ہے کچھہ بیان ‌ ‌ ‌ یعنی محمد بن حسن صاحب الزمان
گیارہ امام مین سے کوئی اب رہا نہین ‌ ‌ ‌ ہے کونسا ستم جو اونہون نے سہا نہین

دو ان مین سے شہید ہوئے تیغ قہر سے
اور نو کو بادشاہون نے مارا ہے زہر سے

اور بارھوین امام جو ہین صاحب الزمان
ہین زندہ لیک خوف سے اعدا کے ہین نہان

فیض اون کا ہے عیان وہ نہان ہین تو کیا ہوا
خورشید جیسے ابر مین ہووے چھپا ہوا

وہ باعث امان زمان و زمین ہے
عالم سب اس امام کا زیر نگین ہے

لفظ عنبر سے ہے سال ولادت کا ظہور ۲۵۵
لیکن بقول بعض ہے تاریخ لفظ نور ۲۵۶

خالی نہین امام سے رہتا جہان کبھے
ہوتا ہے آشکار کبھی تو نہان کبھے

الیاس و خضر و عیسی و ادریس زندہ ہین
اصحاب کہف صاید و ابلیس زندہ ہین

پہلے سے یہہ نبی و شقی جیتی ہینگی سب
گر اولیا مین ایک رہا زندہ کیا عجب

منظور ہے خدا کو کہ ہو امتحان خلق
دیکھے کہ کیا ہے حال یقین و گمان خلق

مومن ہے کون کون ضعیف اعتقاد ہے
کس کے یقین و دین مین ضعف و فساد ہے

غیبت مین کس کے دین پہ آتا زوال ہے
ایمان کس کا رہتا ہے اس حال مین بحال

منقول ہے کہ سید سجاد نے کہا
غیبت مین جو امام کے ثابت قدم رہا

درجہ ملا جہاد کا پیش خدا اوسے
رتبہ شہید بدر و احد کا ملا اوسے

ہوئیگا ایک روز ظہور اس امام کا
ہوگا رواج ملت خیر الانام کا

بیعت کرین گے حضرت جبرئیل پیشتر
بعد اون کے سب ملائک و جنات پھر بشر

عیسیٰ زمین پہ اوترین گے تب آسمان سے	ہوئیگی اقتدا او نہین صاحب زمان سے
کیسا عذاب آئیگا اعدا لیے دین پر	بس ایک دین ہوگا سراسر زمین پر

شرائط و صفات امام

تا این مقام ذکر تھا بارہ امام کا	ذکر صفات اب ہے مناسب مقام کا
مومن کو چاہئے کہ یہہ سب اعتقاد ہون	یہہ نام گر زبان پہ نہون دل مین یاد ہون
یہہ سب امام پاک ہین سہو و گناہ سے	افضل ہین سب سے پر نہ رسالت پناہ سے
عالی نسب یہہ سب ہین قریشی و ہاشمی	کوئی کمال وصف کی انمین تھین کمی
ختنہ کیئے ہوئے متولد ہوئے ہین سب	کرتے رہے ہین وقت ولادت ہی ذکر رب
جسطرح جیسے سامنے کی آتی ہے نظر	ویسا ہی دیکھتے تھے وہ سب اپنی پشت پر
انگڑائی اور جمائی کبھی آتی تھی نہین	فضلہ جو دفع ہوتا وہین کھاتی تھی زمین
ہوتی تھی ٹھیک ورع نبی انکے جسم پر	دیتے تھے نیک و بد کی ملائک انھین خبر
ان سب کے علم و فضل سے معمور ہے جہان	وہ نور ہین خدا کی کہ پر نور ہے جہان
ہے بغض جسکو ان سے عجب ہے وہ بے نصیب	جو انکا دوستدار ہے اوس کے زہے نصیب
الفت ہے انکی فرض عداوت حرام ہے	دنیا و آخرت مین انھین سے کام ہے

ذکر موت و قبر

ہو گا دہوئیں کا ایک پہاڑ اوسکے برو — کوہ سفید پیچھے ہے کہانا سا ہو بہو
نکلے گا وہ لعین بڑے قحط سال مین — ایک کوس طے کریگا قدم بھر کی چال مین
ہوئیگا اوس لعین کا جس چشمہ پہ گذر — پانی کا حشر تک نہ رہیگا وہان اثر
ہونگے مرید اوسکے بہت نطفہ حرام — قاتل ہین اوسیکے مہدی و مقتل ہی اوسکا شام

ذکر دابۃ الارض

ثابت ہے مومنون پہ کتاب مبین سے — نکلے گا ایک دابۃ اکدن زمین سے
ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فساد — یعنے کہ اونکو تہا نہ اماموں کا اعتقاد
منقول ہے کہ دابۃ الارض ہین علی — ہوتا ہے یہہ بہت سی حدیثون سے منجلی
کہتے تہے خود علی کہ مین ہون صاحب عصا — ہے مہر میری پاس مین ہون خازن خدا
نکلینگے اور راہ چلینگے زمین پر — کردینگے نقش اہل زمین کی جبین پر
پہنے ہوئے انگوٹھی سلیمان کے ہاتہہ مین — ہوگی چہڑی بہی موسی عمران کے ہاتہہ مین
ایمان کا نشان انگوٹھی سے ہوئیگا — اور نقش کفر چہرونپہ لاٹھی سے ہوئیگا

ذکر معاد

پھر بعد برگ حشر کا باقی ہے مرحلہ — جب ہو گا اوسکا وقت تو آئیگا زلزلہ
صدمہ سے شکم پہ یہ ہو بچے گا ڈر سے زچاؤنکو — بچونکا اپنے ہوش نہ ہوئیگا ماؤن کو

شق ہوگا آسمان زمین بدلی جائیگی
سے بے نور ہون گے تاری سیاہی سی چھا جاگی

ایک جا پہ جمع ہو رہین گے شمس اور قمر
جون پشم ریزی ہوگئی پہاڑونکی سربسر

دوبار شور ہوئیگا آواز صور کا
اکبار شور مرگ کا ہے پھر نشور کا

کیفیت حشر ونشر

حکم خدا سے نادل جبار ہوگا جب
نکلین گے اپنی اپنی لحد سے برہنہ سب

جب تک کہ آئے حشر مین نوبت حساب کے
حالت عجیب ہوگی وہان اضطراب کے

ہون گے خراب حال سراسیمہ سربسر
مارین گے سینگ بعضے عزیزون کو جانور

پس جائین گے زمین پہ گر کے ہجوم سے
آئینگے جیونٹیون کیطرح پاون تلے

کوئی عرق مین ڈوبا ہوا تا بسینہ ہے
کانون تلک کسیکی کمر تک پسینہ ہے

جاتا ہے دہنی بائین کو بھٹکا ہوا کوئی
دوزخ کی ہے کناری پہ لٹکا ہوا کوئی

روتا ہے کوئی ڈر سے گیا ہے کوئی دہل
چلتا ہے کوئی پیٹ کے بہل کوئی منہ کے بہل

کرتے ہین بعضے شور وفغان کانپ کانپ کے
جنکے گلے مین طوق پڑے ہینگی سانپ کے

پامال ہون گے نیچے سمون کے کئی بشر
مطلق نہوگی باپ کی اور بہائی کی خبر

ذکر میزان

محشر کا روز روز ثواب وعقاب ہے
جو جو کیا ہے اوسکا حساب وکتاب ہے

مرنا ہے ایکروز اجل کو بھی یادکر
منکر نکیر کا بھی دلا اعتقاد کر

آتے ہوئے کرینگے وہ دانتون سے شق زمین
مشعل کیطرح آنکھین ہین اون کی حیات ہین

آواز ایسی جیسی کہ بجلی کی ہو کڑک
صورت وہ جسکو دیکھکے دل جائیگا دہل

پوچھینگے دین و قبلہ پیمبر کے نام کو
یہہ کہکے پھر بتا ہو بارہ امام کو

ہے مرحلہ یہہ سخت سوال و جواب کا
رکھہ خوف اوسکا وقت ہی ہے وہ اضطراب کا

رو یادکرکے گوشۂ تاریک تار قبر
یہہ ناتوان جسم ترا اور فشار قبر

ایسا ہے چین قبر مین اچھون کی ذات کو
دولہ کو جیسے ہوتا ہے شادی کی رات کو

اور جو بداعتقاد ہین یا ہین گناہگار
آتش ہے اون کے واسطے اور گرز و مور و مار

ذکر رجعت

ہوتی ہے ان اماموں کے رجعت بھی ایکدن
عسرت کے بعد ہوئیگی دولت بھی ایکدن

کافر وہ جس سے دین کے ہرگز نہ آئی بو
مومن وہ جسکے دین مین مطلق خلل نہو

اسطرح کے جو مومن و کافر ہوئے فنا
ہوئینگے زندہ تا کہ ہے کچھہ جزا سزا

شہرت ابھی نہین ہوئی تھی خوب دین کے
زمرہ یہہ ہے خدا کی مدد مومنین کے

مارے گئے پیمبر و گم نام مر گئے
محنت کشی و صبر مین ایک نام کر گئے

قرآن مین وعدہ سب کی مدد کا ہوا ہے صاف
رجعت اگر نہو ہے تو وعدہ مین ہو خلاف

ڈر ہے ابھی تو ہم کو زر و عرض و جان کا — آئیگا ایک روز یہ امن و امان کا

دیندار ملک و مال سے ہوینگے کامیاب — عمرین طویل پائین گے اولاد بحساب

جو جو کہ قدردار گئے ہین جہان سے — وہ سب امیدوار ہین صاحب زمان سے

ایکوقت ہے حسین علیہ السلام کا — وہ دن ہے اون کے دشمنون کے انتقام کا

شیر خدا علی کی بھی رجعت یقین ہے — فرزند کی کرین گے وہ نصرت یقین ہے

دنیا مین جبکہ حیدر کرار آئین گے — ستر ہزار آپ کے انصار آئین گے

لکھا ہے رجعت اون کی بتکرار ہوئیگی — معلوم یہہ نہین ہے کہ کی بار ہوئیگی

پیغمبر خدا کی بھی رجعت عجب نہین — نصرت کرین نواسیکی حضرت عجب نہین

جائین گے اس جہان سے جب صاحب زمن — دیوین گے سید الشہدا غسل اور کفن

ذکر دجال

دجال ہے لعین شقی اصفہان کا — کرتا ہون ذکر اوس کے بھی نام و نشان کا

ہر دو وہ ہے وہ دشمن پروردگار ہے — صاف یہ ہے اوسکا نام گدھے پر سوار ہے

پیشتر از ایام عصر ایکا لعین ظہور — وہی جو اوسکی آنکھ ہے اوسمین نہین ہے نور

ہے دوسری جو آنکھ تو خونمین بھری ہوئی — مثل ستارہ ماتھے پہ اوسکے دھری ہوئی

لکھا ہے خون سے آنکھ پہ کافر یہہ شقی ہے — اسطرح ہے کہ اسکو پڑھے بی سواد ہے

جل جائیگی جو جلد تو پھر اور ہوگی خلق ‏ ‏ ‏ جب وہ جلی گے اور اسطرح ہوگی خلق
بعد از ہزار سال کرینگے یہہ آرزو ‏ ‏ ‏ مالک سے یہہ کہین گے کہ خالق سے مانگ تو
دیوے وہ موت ہم کو کہ چھوٹین عذاب سے ‏ ‏ ‏ تب وہ اونہین جواب یہہ دیگا عتاب سے
ہرگز نہ تم مروگے عبث یہہ سوال ہے ‏ ‏ ‏ دائم ہے یہہ عذاب رہائی محال ہے
گرچہ فقط عذاب گناہونکا کم نہین ‏ ‏ ‏ ایمان کر بچا ہے تو کچھہ اتنا غم نہین
ہونگے شفیع احمد و زہرا و مرتضے ‏ ‏ ‏ بخشائینگے ائمہ محبونکے سب خطا
امید ہے خدا سے گناہونسی بیم ہے ‏ ‏ ‏ ہم تو گناہگار ہین پر وہ کریم ہے

ذکر برزخ

مرنیکے دن سے لیکے قیامت کے دن تلک ‏ ‏ ‏ برزخ ہے اسکا نام نہین اسمین جای شک
برزخ کے دن ہین سخت تردد کمال ہے ‏ ‏ ‏ آسان ہین اگر کرم ذوالجلال ہے

ذکر فروع

توحید اصول دین ہین رکہہ تو بھلے یاد ‏ ‏ ‏ عدل و نبوت اور امامت ہی پھر معاد
ان سب اصول دین کا اول بیان ہوا ‏ ‏ ‏ تفصیل سے غرض نہ تھی مجمل بیان ہوا
ہین چھہ فروع دین کر انکا اب اعتقاد ‏ ‏ ‏ صوم و صلوٰۃ و خمس و زکواۃ و حج و جہاد

ذکر صوم

پرہیز کرتے کیا ہو تم آب و طعام سے ۔ ہر عضو کو بچایئے فعل حرام سے

ہرگز زبان پہ ذکر خدا کے سوا نہو ۔ غیبت نہو یے شکوہ نہو افترا نہو

روزہ سپر ہے آتش دار البوار سے ۔ ہے نیند بندگی خدا روزہ دار کے

فرمایا ہے خدا نے یہ موسی کلیم سے ۔ بھاتی ہے روزہ دار کی بو بھی ہن مجھے

فرماتا ہے خدا کہ روزہ ہے میرے لیئے ۔ دیتا ہوں میں ثواب جو ہیں روزہ دار کے

جسکے ثواب دینے کا ذمہ کرے خدا ۔ کیا ہی وہ خوب کام ہے کیا کچھ ہے وہ عطا

ذکر صلواۃ

ہرگز عمل نہیں کوئی افضل نماز سے ۔ ہوگا سوال حشر میں اوّل نماز سے

وہ ہے ستون دین اگر ہو گئے قبول ۔ برکت سے اوسکے ہوئیگے سب بندگی قبول

دیکھو تو کیا نماز کا رتبہ بلند ہے ۔ گر ہے وہ ناپسند تو سب ناپسند ہے

طاعت کی سلطنت کے لیئے تاج ہے نماز ۔ لکھا ہے اہل دین کے معراج ہے نماز

تارک ہے جو نماز کا بے وجہہ بے سبب ۔ کافر کہا ہے اوسکو پیمبر نے ہی غضب

پڑھتی ہیں جو نماز کو بے اعتنائی سے ۔ واقف نہیں ہیں عز و جلال خدائی سے

منقول ہے حسن سے کہ کرتے تھے جب وضو ۔ ہوتا تھا زرد خوف سے حضرت کا رنگ رو

پوچھا سبب کسی نے کہا تب امام نے ۔ تو جانتا ہے جاتا ہوں میں کس کے سامنے

اعمال کو ترازو مین تولے گا کردگار	نامے اوڑینگے راستے اور چپ بیشمار
اچھا ہے جسکا پلہ اعمال بہاری سے ہے	ہلکا ہے جسکا پلہ اوسے شر ساری ہے
جسکو کہ دست راست مین نامہ عطا ہوا	خوش ہوگا وہ کہ رنج و بلا سے رہا ہوا
جسکو کہ دست چپ مین ملا نامہ عمل	سو آرزو کریگا کہ آوے اوسے اجل

ذکر حوض کوثر

کوثر کا اعتقاد بہی مومن کو فرض ہے	وہ حوض ہے وسیع بڑا طول و عرض ہے
کیا آب خوشگوار ہے شیرین ہے سرد ہے	موتی کی آب جسکے مقابل مین گرد ہے
جسنے کہ ایکبار پیا پیاس بجھہ گئے	حاجت نہوگی پانی کے پینے کی پہر کبہی
کوثر پہ کوئی دشمن حیدر نہوئیگا	غیر از محب ساقی کوثر نہوئیگا
ہوگی رسائی حب علی کے سبب سے تجھے	بھر بھر کے جام دینگے امیر عرب تجھے
حیدر قسیم جنت و نار جحیم ہین	نازش کا ہے مقام کہ مولی قسیم ہین

ذکر صراط

چلتا ہے اس جہان مین جو احتیاط سے	گذریگا مثل برق وہان کی صراط سے
جو شخص راہ شرع پہ ثابت قدم نہین	اوسکے لئے صراط جہنم سے کم نہین
کیسی پل صراط کی باریک راہ ہے	بہشت کا ہے مقام خدا کی پناہ ہے

اوپر ہین اوسکی گہاٹیان پیم کہ الامان	نیچے بہڑک رہا ہے جہنم کہ الامان
پرسش کسی سے ہو گی صلواۃ و زکوٰۃ کی	مشکل ہے اوسکو راہ ملی گی نجات کی
گذریگا کوئی ہاتھ کے سنبہلتا ہوا کوئی	کوئی لٹک کے آگ مین جلتا ہوا کوئی

ذکر بہشت

نیکونکو حکم ہوگا کہ جائین بہشت مین	لذت طرح طرحکی اوٹہائین بہشت مین
میوے جو قصد کیجیے موجود ہین وہان	راحت جو رنج و غم کی ہین بیحد و ہین وہان
جاری ہین نہرین باغون مین شہد و شیر کے	حورین وہ جنکی شکل ہے بدر منیر کے
پیری نہین مرض نہین مرنیکا ڈر نہین	انجام جب بخیر ہوا کوئی شر نہین
ہر چند ہین لذیذ سراسر وہان ثمر	خوشنودی الٰہ ہے سب سے لذیذ تر

ذکر دوزخ

کافر گناہگار منافق جلینگے سب	پیپ اور لہو ملیگا جو پانی کرین طلب
ہے میل اور پسینہ بہی اوسمین ملا ہوا	جلتا ہے اسطرح سے کہ تانبا گہلا ہوا
آئیگا اونکے سامنے برتن مین آگ کے	چہرونکا گوشت پوست جلا دیگا بہاپ سے
کھانا وہان کا وہ ہے کہ کانٹون سے ہے بہرا	خازن وہ ہین کہ رحم نہین کرتے ہین ذرا
بچہو وہان ہین آگ کے اور مار ہین وہان	زنجیر و طوق آگ کے تیار ہین وہان

جو جائے آگے صاحب عرش عظیم کے	لازم ہے رنگ اسکا اوڑے خوف و بیم سے
ہوتی تھین جب کہ فاطمہ زہرا نماز مین	ہوتا تھا زرد ہول سے چہرہ نماز مین
پڑتا تھا عکس چہرہ کا دیوار و بام پہ	اہل محلہ دیکھکے ہوتے تھے باخبر
ہوتی تھی سیدہ کو عجب وحشت خدا	دم رکتا تھا نکلتی نہ تھی حلق سے صدا

ذکر خمس و زکوۃ

خمس و زکوۃ و حج ہین امیرونکی واجبات	انکا بیان عبث ہے وہ کب مانتے ہین بات
قرآن سے ثبوت ہے خمس و زکوۃ کا	دینا ہے راہ خیر مین باعث نجات کا
منظور یہ ورثہ ہے خدا کو فقیر کی	ہے آزمایش اسمین امیر و وزیر کی
ہے جو کہ فقر و فاقہ و محنت مین مبتلا	سرداروں کی گناہ سے اوسپر ہے مبتلا
دیتے یہہ گر زکواۃ نہوتا کوئی فقیر	رہتے خدا کے فضل سے یہہ سب کے سب امیر
جاتا ہے جو کہ مال امیرون کے ہاتھ سے	منقول ہے کہ جاتا ہے ترک زکوۃ سے
جسنے کیا فقیر کو محروم مال سے	محروم ہے وہ رحمت ذو الجلال سے

ذکر حج

کعبہ مقام رحمت رب جلیل ہے	تعمیر جبرئیل و بنائے خلیل ہے
ہے وہ محل بخشش جرم و خطائی خلق	ہوتی ہے مستجاب یہان پر دعائی خلق

کعبہ کا رتبہ جسنے سمجھ کے نگاہ کی — منقول ہے کہ بس ہوئی بخشش گناہ کی
جو شخص تندرست ہے اور مالدار ہے — حج واجب اوسپہ عمر مین بس ایکبار ہے
ہے انتفاع خلق کا نفع خدا نہین — اسپر بھی گر بجاے تو کیونکر خطا نہین
دل ہی مثال کعبہ بیت الحرام ہے — اللہ کی معرفت کا اسی مین مقام ہے
حج کر سکا نہوے اگر دسترس تجھے — دل ہو خدا کی یاد مین کافی ہے بس تجھے

ذکر جہاد

ہے یہہ زمانہ غیبت صاحب زمان کا — وقت اب نہین جہاد کے ذکر و بیان کا
کفار سے جہاد کا ہی حکم اب نہین — غیبت مین اس مہم کے کسی سے طلب نہین
لیکن جہاد نفس سے ہمکو ضرور ہے — یہہ دشمن قوی تر ہے کافر تو دور ہے
ابلیس سے دلا تو عبث خشمناک ہے — شیطان کیا کریگا اگر نفس پاک ہے
ہاتھون سے نفس کے تری حالت تباہ ہے — مارا ہے جسنے نفس کو وہ بادشاہ ہے
کرتا ہے آدمی کو خراب و تباہ نفس — رکھتا ہے سو طرح کے خیال گناہ نفس
اول تو منع کرتا ہے کار ثواب سے — رکھتا نہین ہے خوف خدا کے عذاب سے
شاید کوئی اگر عمل خوب ہو گیا — ہرگز بجا نہو کہ وہ مغلوب ہو گیا
مجھکو نہین یقین کہ اوسمین ریا نہو — یا ہوئے بے ریا تو تکبر کیا نہو

ذکر عجب و خود پسندی

اچھے عمل کی تجھکو ہدایت خدا نے کی	اعضا کو تیرے قوت و طاقت خدا نے دی
جو حق بندگی ہے ادا کر سکا نہیں	کچھ علم اپنے کام کے انجام کا نہیں
کرتا نہیں خیال تو ان سب امور کا	دیتا ہے دخل اپنے میں عجب و غرور کا
اشکال ہے عمامہ تیری سر پہ حیف ہے	سر پر غرور پاؤں ہیں منبر پہ حیف ہے
شیطان بھی رہا ہے عبادت میں سالہا	اکدم کیا غرور تو مردود ہو گیا
طاعت میں انبیا کے تو عجز و قصور ہے	کیا تیری بندگی ہے کہ جسکا غرور ہے

ذکر ریا و خود نمائی

مطلب ریا سے کیا ہے کہ ہوئی تیری ثنا	کس کام کا جو مکر سے تو متقی بنا
طاعت وہ ہے کہ جو کہ خدا کو پسند ہو	کیا وہ نماز جو امرا کو پسند ہو
لکھا ہے جبکہ حشر کا بازار ہوئے گا	حاضر وہاں پہ ایک ریاکار ہوئے گا
سب کو ملیگا اجر عبادت جدا جدا	اس شخص کو کہیگا یہہ ارشاد خدا
اس بندگی کا کچھ نہ ملیگا صلہ تجھے	جنکے لیئے کہ کی تھی انہیں سے ثواب لے
کیا وہ ثواب دینگے کہ محتاج خود ہیں وہ	وہ کیا عطا کرینگے فقیر آج خود ہیں وہ
شاخ عمل میں گرچہ ثمر بے حساب ہے	پر مزرع امید ترا اے خراب ہے

محشر کے گیر و دار سے حالت تباہ ہے
محفل مین ہر طرف سے یہان واہ واہ ہے

خود تو کھڑا ہے جانب قبلہ نماز مین
اور دل ہے حرص مال سے سوز و گداز مین

دار البقا کی دولت و نعمت کو چھوڑنا
دو دن کے مال و زر پہ کمر اپنے توڑنا

کس کام کا وہ مال کہ جسکو بقا نہو
وہ بھی نہین یقین کہ حاصل ہو یا نہو

ذکر بے اعتباری دنیا

دنیا پہ اولیا کے خدا نے نظر نہ کی
کی فقر مین بسر ہوس مال و زر نہ کی

ہے فقر فخر اوسکا جو فخر جہان ہے
تجھکو ہے ننگ فقر سے دولت کا دھیان ہے

جو فخر ہو نبی کا تجھے اوس سے عار ہو
کیا بات ہے یہہ دل مین ذرا شرمسار ہو

دنیا مین جسین کرینگی کیا تجھکو چاہ ہے
گھر تو ترا لحد ہے جہان تیری راہ ہے

گر راہ ہے جہان کے ویرانہ ہونے دے
رہنی کی اپنی جا پہ اندھیرا نہونے دے

پہنا ہے آج تو نے مکلف لباس عید
کل بن چکی ہون تھان کفن کا تو کیا بعید

دنیا پکارتی ہے کہ یارو سرا ہون مین
کہتی ہے قبر خانۂ رنج و بلا ہون مین

ایک حال پر قرار نہین ہے جہان کو
گردش ہمیشہ رہتی ہے اس آسمان کو

جو آج پہلوان ہے کل ناتوان ہے
ہی شب کو تندرست سحر نیم جان ہے

کیا کیا جہان مین گل رخ سیمین عذار تھے
چشم و چراغ وقت تھے باغ و بہار تھے

کیا لکھیے حال اون کے لحد کے مزار کا — رکھا نہ کچھہ صبا نے اثر بہی غبار کا

جنکو ملا ہے آج زر و مال باپ کا — تقسیم ہوگا غیر یہ کل ترکہ آپ کا

دیکھا بہت ہے آج تو شادی کی رات ہے — ہوتا ہے ناچ رنگ خوشی ہے برات ہے

ایک حور کو عروس بنا کر بٹھاتے ہین — افشان چنتے ہین کہین زیور پہنائے ہین

دولہہ کے سر پہ طرۂ دستار دہرتے ہین — محفل مین ہنستی بولتے ہین عیش کرتے ہین

مانند ہالہ گرد ہین اوس رشک ماہ کے — مہندی لگی ہے ہاتھو نمین کپڑی ہین بیاہ کے

آئی خبر یہہ اتنے مین نوشاہ مر گیا — افسوس بیوہ رات کی بیاہی کو کر گیا

شادی کے گھر مین ہونے لگا ماتم ای غضب — نوبت کی جا پہ سینہ زنی کر رہے ہین سب

ہنستا ہے دیکھکر ملک الموت ان کا حال — یعنے کہ اپنے مرگ کا ان کو نہین خیال

کرتے ہین یہہ تو لاشۂ داماد پر بکا — وہ بہی کسی عزیز پہ ایک روز رویگا

ان پر بہی ایک روز کوئی اور رویگا — اوس کے لیئے بہی نوحہ گر ایک اور ہوئیگا

ذکر صبر و شکیبائی

خالی زمانہ حادثہ سے کوئی دم نہین — دنیا ہے جای رنج و الم کسکو غم نہین

کیا کہیئے اہل صبر کے جو جو ثواب ہین — یہہ لوگ اہل دین مین بہی انتخاب ہین

یہہ ہین خدا کی راہ پہ رحمت سی ہین قریب — بہیجا درود اون پہ خدا نے زہی نصیب

تجھکو ثواب رنج و بلا پر نظر نہین　　محنت کا جو کہ اجر ہے اوسکی خبر نہین
کرتا یہہ آرزو جو سمجھتا ثواب کو　　راہ خدا مین جسم میرا پارہ پارہ ہو
کیا کیا نہ اہلبیت پہ جور و ستم ہوا　　پر ایک شمہ صبر مین اون کے نہ کم ہوا
آقا وہ ہین تمہارے تم اون کے غلام ہو　　لازم ہے تمکو اون کی اطاعت تمام ہو
وہ صبر تو محال ہے پر کچھہ تو کیجیے　　دلکو تسلی اون کی مصیبت پہ دیجیے
تنہائی حسین کرو بیکسی مین یاد　　زہرا کا فقر و فاقہ کرو مفلسی مین یاد
جسکا کہ مر گیا ہو کوئی نوجوان پسر　　ہمشکل مصطفی پہ اوسے چاہئے نظر
مشہور ہے بہت تہا وہ پیارا امام کو　　ہرگز نہ تھا فراق گوارا امام کو
نانا کے جب جمال کی ہوتی تھی آرزو　　دل بہر کے دیکھتے تھے تب اکبر کا حسن رو
معلوم ہے کہ جسنے آخر کو کیا کیا　　ایسے پسر کو باپ سے رن مین جدا کیا
سینہ پہ نیزہ کھا کے گرا شہ کے سامنے　　اکبر کے غم مین کیا ہی کیا صبر امام نے
کیا گذری کربلا مین جناب حسین پر　　رکہتا ہے ایسے صبر کی طاقت کوئی بشر
ہوئین شہید راہ خدا مین اگر ہزار　　سب کا ثواب دیتا ہے صابر کو کردگار
رونے سے بیٹھنے سے نہ آئیگا جو گیا　　وہ بھی گیا ثواب بھی رونے سے کھو گیا
کب ہے روا کہ ہاتھہ اوٹھائین ثواب سے　　مطلب ہی کچھہ نہ ہاتھہ لگے اضطراب سے

نصایح متفرقہ

مومن سے کر خطاب سلام علیک کا	واجب سمجھ جواب سلام علیک کا

نصیحت

لازم ہے آدمی کو کہ حق کی طرف کرے	نفسانیت سے حق نہ کسی کا تلف کرے

نصیحت

سینہ مثال آئینہ کے صاف چاہیے	اپنا ہو یا کہ غیر ہو انصاف چاہیے
ہوتا ہے عدل و داد سے عالم کا بندوبست	انصاف شیوہ ایست کہ بالائے طاعت است

نصیحت

جو مسئلہ کہ پوچھے کوئی تجھ سے آن کر	گر ہووے تجھکو علم تو اوسکا بیان کر
بے علم و اجتہاد کے فتوی روا نہیں	کہدے یہہ صاف صاف کہ مین جانتا نہیں
جرأت نکر کہ اسمین بہت خوف و بیم ہے	خالق پہ افترا ہے گناہ عظیم ہے
ذلت اگرچہ ہووے پہ فتوی نہ دیجئے	پیش خدا تو اپنکو رسوا نہ کیجئے

نصیحت

ہرگز نہ بول جھوٹ مگر خوف و بیم مین	لعنت ہے کاذبون پہ کتاب کریم مین
دنیا مین راستی کا ضرر جو اوٹھائیگا	سچ بولنے کا نفع قیامت مین پائیگا

دولت جو مکر کیجیے تب ہاتھ آتی ہے — دنیا بغیر زور کے کب ہاتھ آتی ہے
ملتا ہے راستی سے بہلا مال و زر کہان — سب پہ ہے گرچہ سہرہ و لیکن نہ دیکہان
عقبی مین راستی کا ثواب عظیم ہے — دین کی صراط مستوی و مستقیم ہے

نصیحت

مومن کو اللہ دین کا دیدار چاہیے — جب تین روز گذرین تو ایکبار چاہیے

نصیحت

ہر وقت آدمی کو خدا کا ظہور ہے — نزدیک ہے وہ گرچہ نظر اوس سے دور ہے
گردن کی رگ سے اور قریب اوسکی ذات ہے — دو کاتب عمل ہین کہ اونکا بہی ساتھ ہے
جو چیز دل مین گذری وہ معلوم ہو گئی — جو بات مونہہ سے نکلی وہ مرقوم ہو گئی
لازم ہے بس سمجہہ کے کری بات آدمی — یاد خدا مین محو ہو دنرات آدمی
سنتا ہے وہ بعید کی بہی اور قریب کی — وہ بات کر کہ جسمین رضا ہو حبیب کی
بیجا نہ کہہ کہ دین مین نہ آجائے کچھہ خلل — شاعر کا خوب شعر ہے لکھتا ہون بر محل
کم حرف زن کہ خاطر دلدار نازک است — بار گہر نمیکشد این تار نازک است
ہر بات مین وجود یہ اوسکے اشارہ ہے — شاہد علوم غیب پہ ایک استخارہ ہے
ہر جا پہ استخارہ کی ہے مصلحت عیان — مومن کے واسطے نہین کچھہ حاجت بیان

نصیحت

حق ماں کا اسے عزیز ادا کیا کریگا تو	جو کچھ سلوک اوس نے کیا کیا کریگا تو
کیسے دکھوں سے ماں نے تجھے پرورش کیا	بچپن ہی کے جین سراسر تجھے دیا
جیسا خدا کا شکر ہے اوسکا بھی شکر کر	قرآن مین جو حکم ہے تجھکو نہین خبر

نصیحت

مومن کا ذکر خیر مناسب ہے پشت پر	غیبت نکیجے کہ زنا سے بھی ہے بتر
ہے یہہ عجب گناہ کہ جسمین مزا نہین	مُردے کا گوشت کھایئے ہرگز روا نہین
خود تو گناہگار ہین اور ونکو کیا کہین	ہم سب سے بدتر آپ ہین کس کو بُرا کہین
غیبت سے جز گناہ تجھے کچھ نہین وصول	جسکو بُرا کہا ہے ثواب اوسکو ہی حصول
جو جو کہ کام تو نے کئے ہین ثواب کے	غیبت جو کی ثواب گیا تیرے ہاتھ سے
اچھا رہا وہ جسکو کہ تو نے بُرا کہا	ملجایگا ثواب اوسے تیرے کام کا
حسرت کی جا ہے اپنے لئے کانٹے بوئے	نیکی کا جو ثمر ہے بدی کرکے کھوئے

نصیحت

کرنا ہے اے عزیز عیادت علیل کی	یہہ راہ ہے حصول ثواب جزیل کی
اللہ کی خوشی ہے مراد اس سے ہوتی ہے	آپس مین دوستی بھی زیادہ اس سے ہوتی ہے

آتی ہے یاد دیکھہ کے بیمار کو اجل	ہوتی ہے خوف مرگ سے کچھہ رغبت عمل
کرتے ہین شکر اسکا کہ بیمار ہم نہین	گو مال و زر نہوئے یہہ نعمت بہی کم نہین

نصیحت

بیہودہ اے عزیز نہ ذرات صرف کر	تحصیل علم و فضل مین اوقات صرف کر
پر علم ہے وہ علم کہ جسمین مفاد ہو	حق بات کا یقین ہو زاد المعاد ہو
وہ علم جس سے پیش خدا احترام ہے	تفسیر ہے حدیث ہے فقہ و کلام ہے
بیفائدہ ہے جفر و رمل کیمیاگری	علم نجوم و فلسفہ و سحر و ساحری
تاریخ کا بہی علم مفید اسقدر نہین	مشہور ہین کتابین مگر معتبر نہین
تاریخ ہو حدیث کی اوس سے تو خوب ہے	جیسے کہ ہی بحار حیات القلوب ہے

نصیحت

لازم ہے گرچہ فکر تلاش معاش مین	لیکن بہت خراب نہوئے تلاش مین
پیدا کرے حلال سے روزی عیال کی	وجہ حرام سے نکرے فکر مال کی
تدبیر جب موافق تقدیر ہوتی ہے	ترکیب پاکے نسخہ اکسیر ہوتی ہے
محتاج ہے تو سعی کرے اور دعا کرے	بیمار ہے دعا بہی کرے اور دوا کرے
مومن کو چاہئے کہ طریق رضا یہ ہو	کوشش کرے ولیک توکل خدا پہ ہو

تسلیم و صبر وقت تباہی ضرور ہے
نعمت ملے تو شکر الٰہی ضرور ہے

عصیاں سے چاہیے کہ بہت اجتناب ہو
ہے سامنا خدا کا حیا و حجاب ہو

رکھے قدم سمجھ کے ہر ایک کارزار میں
جیسے کہ کوئی راہ چلے خارزار مین

منزل بہت کڑی ہے کہ جس سے مفر نہین
کس نیند سو رہا ہے کہ اپنی خبر نھین

برباد ہو کے خاک کمایا یہہ کیا کیا
کھو بیٹھے ہاے عمر کا مایہ یہہ کیا کیا

جاتی ہے عمر جیسے کہ باد صبا چلے
آئے تھے کس لیئے سو یہاں کر کے کیا چلے

کیا کیا ہوا ہے ہم سے نہین یاد اپنے کام
لکھے ہوئے ہین نامۂ اعمال مین تمام

لذت جو تھی گناہ کی دم بھر مین مٹ گئی
تلخی جو اوسکی ہے وہ قیامت تلک رہی

سمجھا ہے کیا گناہ کو رکھہ یاد زہر ہے
کر توبہ توبہ اوسکے لیئے فادزہر ہے

ذکر توبہ

ہے بوجھہ تیری پشت پہ جرم و گناہ کا
جانا ہے دور و بیابان نھین زاد راہ کا

جانا ہے اوس جگہہ کہ کبھی تو گیا نھین
تنہا چلا ہے ساتھہ کوئی آشنا نھین

معلوم کچھہ نھین کہ وہان تجھہ پہ کیا بنے
کوئی نہین شریک اگر تجھہ پہ آ بنے

درپیش وہ سفر ہے کہ دور و دراز ہے
پر شکر ہے کہ توبہ کا دروازہ باز ہے

توبہ کی ماہیت سے تو آگاہ ہے نھین
توبہ فقط اَتُوبُ اِلَی اللہ ہے نھین

کر اعتقاد دل سے کہ مینے برا کیا — کسکا عدول حکم کیا ہاے کیا کیا

توبہ زبان سے کرتا ہے جرم وخطا کے ساتھ — ہرگز نہین یہہ توبہ ہنسی ہے خدا کے ساتھ

لازم یہہ ہے ندامت وفریاد وآہ ہو — ہو عزم یہہ کہ اب نہ پھر ایسا گناہ ہو

کفارہ جس گناہ کا واجب ہو دیجیے — جس فعل کی قضا ہو قضا اوسکی کیجیے

واجب جو ہوے ایسا کہ جسکی قضا نہین — تدبیر اوسکی آہ وفغان کے سوا نہین

گالی کسی کو دی ہو تو کہہ تو بھی مجکو دے — مارا ہو گر کسی کو تو کہہ مجکو مار لے

گر بیگنہ کو قتل کیا ہے غضب کیا — کیا ہے جواب حشر گر اوسنے طلب کیا

وارث سے اوسکے کہہ کہ تو اب مجکو قتل کر — یا بخشدے گناہ کو یا لے عوض مین زر

بے اذن جو لیا ہے تو فی الحال دے اوسے — باقی نہو تو اوسکے عوض مال دے اوسے

غیبت کسی کی ہو تو پھر اوس سے بخشوا — اب اوسکی مغفرت کے لیئے مانگ تو دعا

حق جس کا رکہہ لیا ہے عنایت کر اب اوسے — گمرہ جسے کیا ہے ہدایت کر اب اوسے

فضل خدا پہ رکہہ تو نظر اے گناہگار — رحمت سے اوسکی یاس نہو تجھکو زینہار

حکایت

سابق مین ایک شخص گنہگار تہا بڑا — کرتا تہا قتل خلق کو بیجرم وبیخطا

ظاہر ہوا فساد بہت اوسکی ذات سے — ننانوے شہید ہوئے اوسکے ہاتہہ سے

جب نشۂ خمار سے ہشیار کچھہ ہوا
خواب گران جہل سے بیدار کچھہ ہوا

پوچھا بتاؤ عالم دین کون ہے یہان
داناترین روے زمین کون ہے یہان

لوگون نے اوسکو نام کسیکا بتا دیا
راہب تہا کوئی دیر مین اوسکا بتا دیا

پہنچا جو اوسکے خدمت عالی مین خستہ حال
اظہار حال کرکے لگا کرنے یہہ سوال

ہرچند روسیاہ یہہ عبد ذلیل ہے
توبہ قبول ہونیکی کوئی سبیل ہے

اوس پارسا کے مونہہ سے یہہ نکلا کہ اے جہول
تجہسے گناہگار کی توبہ نہین قبول

آیا جو اوس عزیز کو طیش اس کلام سے
اوسکا بہی سر بدن سے اوتارا حسام سے

سو آدمی تمام کیے اوسنے جب تمام
پوچہا کہ کوئی اور ہے داناترا نام

تہا ایک مرد عالم و دانا روزگار
آوازہ اوسکا سنکے گیا بادل فگار

تقصیر پچہلے کہکے حال تباہ سے
پوچھے سبیل توبہ و عذر گناہ سے

اوسنے کہا کہ توبہ کا مانع کوئی نہین
یہہ شاہراہ بند ابہی تک ہوئی نہین

عازم فلانے شہر کا ہو کر یہان سے جا
اوس جا بہ جا کے عفو کی کر حق سے التجا

پہر عزم اس بلد کا وہان سے نہ کیجیو
ذکر خدا کو دور زبان سے نہ کیجیو

القصہ جلد اوسنے یہان سے سفر کیا
اثنا مین اوس سفر کے جہان سے سفر کیا

عاصی کے دلمین حسرت جانگاہ رہ گئی
یعنے بقدر نصف کے وہ راہ رہ گئی

نازل ہوئے تب اوس پہ فرشتہ عذاب کے — رحمت کے بھی ملائکہ آئے شتاب سے

پہلے تو سب ملائک رحمت نے یون کہا — توبہ کو یہہ چلا تھا اگرچہ یہین رہا

لازم نہین ہے اب کہ ملامت کرین اسے — دو ہم کو تا کہ داخل رحمت کرین اسے

پھر یون کیا ملائکۂ قہر نے کلام — کی اس شقی نے عمر گنہ مین بسر تمام

توبہ ابھی نہ کی تھی کہ آئی اجل اوسے — ہرگز نہو گی اسکو رہائی عذاب سے

اتنے مین ایک فرشتہ کہ تہا صورت بشر — حکم خدا سے اوسکا وہان پر ہوا گذر

چاہا اونہون نے قصہ کو فیصل کرے وہی — مشکل پڑی ہے جو انپہ اوسے حل کرے وہی

اوس نے کہا کہ ناپو تو کے گز ہے یہہ زمین — دیکھو تو نصف راہ یہہ آیا ہے یا نہین

ناپی گئی زمین تو ثابت ہوا اوسے — بالشت بھر زیادہ یہہ آیا ہے نصف سے

بس اوسکا نامۂ عمل زشت دہو گیا — نیکو نمین صالحون مین وہ محسوب ہو گیا

تنگی قبر و ظلمت و برزخ سے بچگیا — رحمت ہوئی زہ اوسپہ کہ دوزخ سے بچگیا

اوسکو زیارت علما کی امید تھے — اون کے سبب سے عفو و عطا کی امید تھے

ہرچند آرزو مین وفات اوسکی ہو گئی — برکت سے عالمون کے نجات اوسکی ہو گئی

ستید بس اب خدا سے مناجات کیجئے — رو رو کر دعا سے عفو خطیئات کیجئے

مناجات